محمد ﷺ
(منظوم)
خواجہ عابد نظامی

خواجہ عابد نظامی

دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
پوسٹ بکس ۱۴۸۵ فون نمبر ۸۵۸۶۴۰ — فیکس نمبر ۲۶۱۴۸ /۱۵/ ۹۲ اسلام آباد (پاکستان)

نام کتاب	:	محمد ﷺ (منظوم)
مصنف	:	خواجہ عابد نظامی
نگران طباعت	:	حیران خٹک
سرورق	:	ایاز احمد' کراچی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ' راولپنڈی
طابع	:	ادارہ تحقیقات اسلامی پریس' اسلام آباد
اشاعت دوم	:	۲۰۰۴ء
تعداد	:	۳۰۰۰
قیمت	:	-/18 روپے

ناشر

دعوة اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
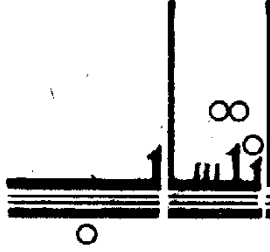
انتساب
بنام محمد علیہ السلام

حمد

رسولِ خُدا نے بتائی یہ بات
کہ اللہ کی سب سے اعلیٰ ہے ذات

ہر اک شے ہے اُس کی بنائی ہُوئی
ہے دُنیا اُسی کی بسائی ہُوئی

وہ دیتا ہے روزی بد و نیک کو
یونہی پالتا ہے وہ ہر ایک کو

اُسی نے جہاں سارے پیدا کیے
مکاں، لامکاں سارے پیدا کیے

چمن میں کھلاتا ہے غنچے وہی
اُگاتا ہے پھل پھُول پودے وہی

اُسی سے ہیں پربت پہ شادابیاں
اُسی سے ہیں وادی میں رعنائیاں

زمیں، چاند، سُورج، ستارے تمام
یہ جو کچھ ہے، سب ہے اُسی کا نظام

اُسی نے بنائے ہیں انسان و جن
وہی رات کے بعد لاتا ہے دن

دلوں کا اُجالا اُسی کی ہے ذات
بیاں کیا کرے کوئی اُس کی صفات

اُسی نے ہیں بھیجے جہاں میں نبی
کہ جن سے بشر کو ہدایت ملی

ہمارے محمّد علیہ السّلام
نبی آخری اُس کے ہیں لا کلام

جو رحمت ہیں سارے جہاں کے لیے
جو زینت ہیں اس گلستاں کے لیے

نعت

ہمیں جاں سے پیارے ہمارے نبیؐ
دلوں کے سہارے ہمارے نبیؐ

ہمارے نبیؐ باغِ جاں کی بہار
ہمارے نبیؐ ہیں دلوں کا قرار

وہ اللہ کے آخری ہیں رسُولؐ
نہ ہوگا کبھی وحی کا اب نزول

نبیؐ ہم کو اولاد و جاں سے عزیز
نبیؐ ہم کو دونوں جہاں سے عزیز

ہمارے نبیؐ کا یہ ہے معجزہ
اشارے سے دو ٹکڑے مہ کو کیا

وہؐ اک پل میں عرشِ عُلیٰ پر گئے
نمازوں کے تحفے خُدا سے ملے

نبیؐ نے بدی سے بچایا ہمیں
صحیح راستے پر چلایا ہمیں

نبی پر ہزاروں درود و سلام
ہوئی جن پہ نعمت خدا کی تمام

آنحضورؐ کی پیدائش کے وقت

دُنیا کی حالت

بڑی شان والے ہمارے نبیؐ
دلوں کے اُجالے ہمارے نبیؐ

وہ مکّہ میں جس وقت پیدا ہُوئے
بُرے ساری دُنیا کے حالات تھے

ستاروں کی کرتا تھا پُوجا کوئی
درختوں کے آگے تھا جھکتا کوئی

تھے اخلاق لوگوں کے اتنے خراب
کہ یہ زندگی بن گئی تھی عذاب

بُتوں کو سمجھتے تھے اپنا خُدا
وہ بندے تھے سب کے، خدا کے سوا

تھا دن رات اُن کو لڑائی سے کام
گزرتے تھے جھگڑوں ہی میں صبح وشام

جو لڑکی کسی گھر میں پیدا ہُوئی
گڑھا کھود کر زندہ گاڑی گئی

تھا شیطاں کا قبضہ ہر اک جان پر
تھے چھوٹے بڑے اس کے زیرِ اثر

بُرائی تھی ہر شے پہ چھائی ہُوئی
تباہی تھی دُنیا پہ آئی ہُوئی

غرض جس قدر بھی بُرے کام تھے
پھنسے اُن میں سب خاص اور عام تھے

گھٹا رحمتِ حق کی آخر اُٹھی
زمانے میں تشریف لائے نبیؐ

وہ پیارے نبی جن کا اعلیٰ مقام
ہُوا جن پہ نازل خُدا کا کلام

اندھیرے ہُوئے جن کے آنے سے دُور
کیا عام آکر ہدایت کا نُور

زمانے کو دی علم کی روشنی
کہ تبدیل جس سے ہوئی زندگی

نبیؐ نے سُنایا خُدا کا کلام
ہر اک کو بتایا خُدا کا مقام

ہوئی ختم رات اور سویرا ہُوا
مٹی تیرگی اور اُجالا ہُوا

بڑی شان والے ہیں پیارے نبیؐ
کہ سب کے نبیؐ ہیں ہمارے نبیؐ

کعبہ کی تعمیر کے وقت

حجرِ اسود

رکھنے کا واقعہ

یہ بعثت سے پہلے کا ہے واقعہ
کتابوں میں ہم نے ہے جس کو پڑھا
ہُوا منہدم کعبہ سیلاب سے
تو رہنے لگے لوگ بے تاب سے

ہُوا مشورہ کوئی تدبیر ہو
خُدا کا یہ گھر پھر سے تعمیر ہو
جوانانِ مکّہ نے باندھی کمر
تو پھر بن گئے اِس کے دیوار و در

مگر کعبۃ اللہ دوبارہ بنا
تو اک مسئلہ خاص پیدا ہُوا
وہ جنّت کا پتھّر کہ اسود ہے نام
دلوں میں بہت جس کا ہے احترام

جگہ اُس کی اُس کو لگائے گا کون!
یہ عزّت، یہ اعزاز پائے گا کون!

یہ خواہش ہر اہلِ قبیلہ کی تھی
ملے دوسروں پر اُسے برتری

بلند اس کا رتبہ ہر اک سے رہے
وہی کعبے میں سنگِ اسود رکھے
بدلنے لگا اُن کی محفل کا رنگ
لگا یُوں کہ چھڑ جائے گی اُن میں جنگ

یہ دیکھا، تو اک شخص گویا ہُوا
بھلا ہاتھا پائی میں رکھّا ہے کیا؟
رکو جنگ سے، اور سُنو میری بات
کہ جھگڑے کی ہر بات ہے واہیات

علی الصُّبح جو شخص کعبہ میں آئے
وہ حق حجرِ اسود لگانے کا پائے
خُدا کی یہ قدرت کہ وقتِ سحر
ہُوئے داخلِ کعبہ خیرُ البشر ﷺ

اُنھیں دیکھ کر ہر بشر خوش ہُوا
خزانہ ہو جیسے کوئی مل گیا
کہا سب نے صادق، امین آ گئے
کوئی جن کا ثانی نہیں، آ گئے

ہمیں فیصلہ ان کا منظور ہے
کہ امن و امان ان کا دستور ہے

یہی امن کی راہ دکھلائیں گے
جو جھگڑا ہمارا ہے نمٹائیں گے

کیا آپؐ نے اس کا وہ فیصلہ
جو ہے آج بھی حصّہ تاریخ کا

بڑھے آگے اور حجرِ اسود لیا
اُسے اپنی چادر پہ پھر رکھ دیا

یہ فرمایا ہر ایک سردار سے
کہ چادر کا اک کونا وہ تھام لے

یہ اک ایسی دانائی کی بات تھی
کہ خوش ہو کے کُل قوم نے مان لی

کہا مِل کے اب سب یہ چادر اُٹھائیں
جہاں یہ لگے گا وہاں لے کے جائیں

پھر اس کو اُٹھا کر بصد احترام
لگایا وہاں، جو تھا اس کا مقام

یہ تدبیر اک ایسی تدبیر تھی
بنی قوم کے واسطے روشنی

مٹے جنگ ہونے کے امکاں تمام
محمدؐ پہ لاکھوں درود و سلام

اندھی بڑھیا کی مدد

کہیں ایک دن جا رہے تھے نبیؐ
نظر آئی رستے میں اک بھیڑ سی
وہاں ایک تھی بوڑھی عورت غریب
مصیبت کی ماری ہوئی بدنصیب
وہ بے آسرا تھی ، وہ مظلوم تھی
وہ آنکھوں کی نعمت سے محروم تھی
اُسے چلتے چلتے جو ٹھوکر لگی
تو بازار میں منہ کے بل گر گئی
اُسے دیکھ کر لوگ ہنسنے لگے
شرارت سے آوازے کسنے لگے
کسی کو بھی اس پر نہ آیا ترس
لگے پھینکنے اس پہ خار اور خس
وہ اشکوں سے منہ اپنا دھوتی رہی
بہت دیر تک یونہی روتی رہی

جو یہ ماجرا دیکھا سرکارؐ نے
تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے

یہ فرمایا: لوگو! خدا سے ڈرو
تم اس کو نہ اس طرح رُسوا کرو

گئے پھر نبیؐ اس ضعیفہ کے پاس
کیا دُور باتوں سے خوف اور ہراس

تسلّی اُسے دی کہ گھبرا نہ تو
ہے محفوظ اب جان اور آبرو

نبیؐ لے گئے اُس کو پھر اس کے گھر
مدد اُس کی فرمائی مقدور بھر

کیا ایسا اچھا سلوک اس کے ساتھ
دُعا کے لیے اُٹھ گئے اس کے ہاتھ

نبیؐ ابرِ رحمت تھے سب کے لیے
سراپا محبّت تھے سب کے لیے

وہ آتے تھے دُکھیوں، غریبوں کے کام
محمدؐ پہ لاکھوں دُرود اور سلام

غُلام بچّے کی مدد

غلام ایک بچّہ نہایت غریب
نہ تھا جس کو دو وقت کھانا نصیب
بہت اُس پہ ڈھاتا تھا مالک ستم
ستم اُس کے جتنے کہیں، وہ تھے کم

غلام ایک دن سخت بیمار تھا
کہ مالک نے یہ حُکم اُس کو دیا
یہ گندم کی بوری اُٹھا، پیس ابھی
میں ورنہ ادھیڑوں گا چمڑی تری

وہ بچّہ تھا تکلیف میں مُبتلا
مگر کام مالک کا کرتا رہا
ہُوئی جب ہمارے نبیؐ کو خبر
تو فوراً گئے آپؐ ظالم کے گھر

وہاں جا کے دیکھا کہ ننھّا غلام
ہے رو رو کے نمٹا رہا اپنا کام

یہ دیکھا تو پیارے نبیؐ نے کہا
مرے بیٹے! ہرگز نہ غم کر ذرا

تو اُٹھ، تیرا یہ کام کرتے ہیں ہم
مصیبت جو ہے تیری، بھرتے ہیں ہم

یہ فرما کے وہ کُل جہاں کے امام
بصد شوق کرنے لگے اُس کا کام

وہ گندم تمام اس کی خود پیس دی
جو مشکل تھی بھاری، وہ آسان کی

کہا پھر یہ بچّے سے سرکارؐ نے
اگر پھر کبھی کام ایسا ملے

بلا لینا مجھ کو، مَیں آجاؤں گا
تری ہر مصیبت میں کام آؤں گا

یہ سُن کر پکارا وہ ننّھا غلام
محمدؐ پہ لاکھوں درود اور سلام

رحم کرنے والے نبیؐ

بڑا گرم دن، اور لُو تھی بڑی
تھے سایے میں آرام فرما نبیؐ
اچانک وہاں ایک شخص آ گیا
جو کافر تھا، دُشمن تھا اسلام کا
وہ رہتا تھا شاید اسی گھات میں
کسی جا حضورؐ اس کو تنہا ملیں
خباثت کی رو میں وہ بہنے لگا
وہ تلوار لہرا کے کہنے لگا
محمدؐ! تجھے اب بچائے گا کون؟
مدد کے لیے تیری آئے گا کون؟
تو ہے بے مددگار، تنہا بھی ہے
مرے سامنے تو نہتّا بھی ہے
سکوں سے یہ پیارے نبیؐ نے کہا
بچائے گا اللہ مجھ کو مرا

سُنا یہ تو گھبرا گیا وہ شقی
جو تلوار تھی ، ہاتھ سے گر گئی

نبیؐ نے وہ تلوار اُٹھا کر کہا
بچائے گا اب کون تجھ کو بتا؟

کہا اُس نے اب کوئی ایسا نہیں
اماں مل نہیں سکتی مجھ کو کہیں

مگر ہاں ترا رحم ، تیرا کرم
کہ ہے تیرے قبضے میں تیغِ دو دم

نبیؐ نے وہ تلوار پھینکی پرے
کہا : رحم کیا ہے ؟ یہ اب سیکھ لے

بچاتا ہے ہر ایک کو بس خُدا
نگہباں نہیں کوئی اُس کے سوا

سُنا یہ تو کافر مسلمان ہُوا
خلوص و محبّت سے کلمہ پڑھا

کیا جھوم کر اُس نے پھر یُوں کلام
محمدؐ پہ لاکھوں درُود اور سلام

محنت میں برکت ہے

نبیؐ مکرم دلوں کا قرار
درود و سلام اُن پہ ہوں بے شمار

ہمارے نبیؐ کا ہے یہ واقعہ
غریب اُن کے پاس ایک حاضر ہُوا

کہا : اے نبیؐ ! اے خدا کے حبیب
میں مفلس ہوں ، نادار ہوں اور غریب

مصیبت کا ، غُربت کا مارا ہُوں میں
کرم کیجیے ، بے سہارا ہُوں میں

مرے چھوٹے بچّے ہیں ، بیوی بھی ہے
مگر کچھ نہیں گھر میں کھانے کی شے

مرے حال پر رحم فرمائیے
خزانے سے کچھ مال دلوائیے

نبیؐ نے یہ فرمایا : اے خوش خصال
مناسب نہیں پھیلے دستِ سوال

کرے اپنے ہاتھوں سے گر کام کاج
یقیں ہے خُدا تیری رکھّے گا لاج

کوئی چیز تو ہو گی گھر میں ترے
تو جا، اور وہ پاس لے آ مرے

کہا: اک پیالہ ہے، اور اک دری
مرے پاس سامان ہے بس یہی

کہا: لاؤ یہ دونوں چیزیں یہاں
خُدا اپنے بندوں پہ ہے مہرباں

یہ سُن کر اُسی وقت وہ گھر گیا
پیالہ، دری لے کے حاضر ہُوا

نبیؐ نے یہ فرمایا اصحابؓ سے
یہ چیزیں کوئی نیک دل مول لے

اس اعلان پر اک صحابیؓ اُٹھے
خوشی سے اُسے چند درہم دیے

بہت خوش ہُوئے اس پہ پیارے رسُولؐ
یہ سائل سے فرمایا کر لو قبول

کلہاڑی ابھی لاؤ بازار سے
بچو گے غریبی کے آزار سے

کلہاڑی وہ لے کر جو حاضر ہُوا
تو سرکارؐ نے اس میں دستہ جڑا

کلہاڑی اُسے دے کے اس سے کہا
نہ محنت سے اب جی چرانا ذرا
اُٹھو، نام حق لے کے جنگل میں جاؤ
وہاں لکڑیاں کاٹو، روزی کماؤ
یہ سمجھو اسی میں تمہاری ہے شان
خدا تم پہ ہو گا بہت مہربان
وہ دس روز کے بعد حاضر ہُوا
کہا: مجھ پہ ہے فضل رب کا بڑا
جو مجھ پر تھے سختی کے دن کٹ گئے
بہت خوش ہیں اب بیوی بچّے مرے
یہ سن کر ہُوئے خوش رسُولِ خدا
کہا: تیری محنت کا ہے یہ صلا
جو دُنیا میں محنت کو اپنائے گا
خدا مہرباں اس پہ ہو جائے گا
وہ بولا ہے سچّے کا سچّا کلام
محمدؐ پہ لاکھوں درُود اور سلام

یتیم بچّے کی عید

وہ سارے زمانے کے پیارے نبیؐ
مسلماں کی آنکھوں کے تارے نبیؐ

وہی آخری ہیں خُدا کے رسُولؐ
وہ ہیں باغِ رحمت کے خوش رنگ پھُول

ملی اُن سے ایماں کی دولت ہمیں
ملی اُن سے ہر ایک نعمت ہمیں

سنو، پیارے بچّو! تم اک واقعہ
ہُوئے ختم روزے، تھا دن عید کا

ہر انسان شاداں تھا، مسرُور تھا
پریشانیوں سے بہت دُور تھا

وہ نبیوں کے سردار، بندہ نواز
چلے گھر سے مسجد کو، پڑھنے نماز

زباں پر ترانہ تھا تکبیر کا
تھی سب کے لیے عافیت کی دُعا

گزر اک گلی سے ہُوا آپؐ کا
وہاں دیکھا اک بچّہ روتا ہُوا

یہ بچّہ تھا کمسن، بہت ہی غریب
گئے پاس اُس کے خُدا کے حبیبؐ

کہا آج کا دن تو خوشیوں کا ہے
تجھے کیوں میسّر نہیں ہے یہ شے

وہ بولا: شہنشاہِ دُنیا و دیں
مرے ابّو اور امّی دونوں نہیں

یہ دونوں گزشتہ برس چل بسے
ہے اب کون جو سوچے میرے لیے

خوشی عید کے دن مرے گھر نہیں
پہننے کو کپڑے میسّر نہیں

اسی واسطے اے خُدا کے رسولؐ!
میں ہوں عید کے بھی بے حد ملول

نبیؐ نے کہا، تو نہ کر رنج و غم
جو تیرا نہیں کوئی، تیرے ہیں ہم

ہمیں آج سے باپ اپنا تو جان
حمیرہؓ[1] کو ماں آج سے اپنی مان

---

[1] حمیرہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔

سُنا یہ تو بچّہ بہت خوش ہُوا
رسُولِ خدا کے وہ گھر آ گیا

مسلمانوں کی ماں نے جوڑا رسیا
جو نہلا کے بچّے کو پہنا دیا

وہ بولا کہ جیسی ہُوئی میری عید
نہ ہو گی کسی کو نصیب ایسی عید

غریبوں، یتیموں کا یہ احترام!
محمدؐ پہ لاکھوں درُود اور سلام

اپنے موزے جھاڑ کر پہنو

سُناتا ہُوں اک روز کا ماجرا
کہ اس ماجرے میں سبق ہے بڑا
ہمارے پیمبر علیہ السّلام
جو لاریب ہیں انبیا کے امام
جو ہیں حق تعالٰی کے پیارے حبیبؐ
جو ہیں سب سے بڑھ کر خدا کے قریب
وہ اللہ کے آخری ہیں نبیؐ
نبی اب نہ آئے گا ہرگز کوئی
وہ اک دن تھے جنگل میں ٹھہرے ہُوئے
صحابیؓ کئی آپؐ کے ساتھ تھے
حبیبِؐ خُدا نے ارادہ کیا
پہن لیں وہ جوڑا، جو موزوں کا تھا
مگر ایک موزہ اٹھایا ہی تھا
کہ لوگوں نے دیکھا عجب ماجرا

کہ اُڑتا ہُوا ایک کوّا وہاں
اُتر کر قریب آ گیا ناگہاں
وہ کوّا اچانک اُٹھا لے گیا
جو رکھّا تھا موزہ وہاں دُوسرا
بلندی پہ جُونہی وہ کوّا اُڑا
تو پھینکا وہ موزہ، جو تھا لے گیا
گرا آ کے موزہ بہت ہی قریب
صحابہؓ نے دیکھا یہ منظر عجیب
کہ موزے میں بچّہ تھا اک سانپ کا
خطرناک، زہریلا تھا جو بڑا
یہ دیکھا تو فرمایا سرکارؐ نے
رسولِ خُدا، شاہِ ابرار نے
جو پہنو کوئی چیز، جھاڑو اُسے
مبادا کوئی چیز تکلیف دے
بنے حرزِ جاں آپؐ کا ہر پیام
محمدؐ پہ لاکھوں درُود اور سلام

حرف آخر

بچے جنت کے پھول ہیں۔

یہ حدیث نبویؐ لفظی اعتبار سے جتنی خوبصورت ہے، معنی کے لحاظ سے اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ جس طرح رنگ برنگے اور مختلف خوشبو والے نرم و نازک پھولوں کی آبیاری کے لئے مناسب غذا اور تہذیب کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح بچوں کی نشوونما کے لئے بھی اچھی تعلیم و تربیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر بچہ نیک اور پاکیزہ فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

بچوں تک مثبت تعمیری اور صحت مند اقدار حیات کو پہنچانے اور ان کی ذہنی سطح کے لحاظ سے انہیں مخاطب کرنے کی ذمہ داری محض مدارس کے معلمین اور معلّمات کی نہیں ہے۔ اس میں والدین، رشتہ دار اور معاشرہ کے افراد بھی یکساں طور پر شریک ہیں۔ کہانیوں کے ذریعے بچوں تک اپنا پیغام پہنچا کر ہمارا فرض پورا نہیں ہو جاتا۔ یہی سبب ہے کہ روایتی طور پر کہانی کے ساتھ کہانی گو کہیں دادی اماں کی شکل میں، کبھی نانی اماں کی شکل میں اور کبھی بہن کی شکل میں یہ کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ آج بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ اساتذہ اور والدین ان کہانیوں کے مضامین کو بچوں کے ساتھ گفتگو کا موضوع بنائیں تاکہ ان کے ذہنوں میں نہ صرف فکر کے بیج پڑیں بلکہ فکر کی نمو و ترقی میں آسانیاں پیدا ہو سکیں۔

دعوۃ اکیڈمی نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ۱۹۸۷ء میں "شعبہ بچوں کا ادب" قائم کیا۔ اس شعبے کے تحت ایک طرف بچوں کے معروف ادیبوں، نوجوان قلمکاروں اور بچوں کے رسائل کے مدیران کے لئے سیمینارز، ورکشاپس اور تربیتی کیمپوں کا اہتمام کیا جاتا ہے تو دوسری طرف بچوں کے رسائل، بچوں کی کتب اور بچوں کے اخباری صفحات کے تحقیقی جائزوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

بچوں کے ادب کے شعبہ نے بچوں کے ادب میں مروجہ روایتی انداز کو ترک کر کے بچوں کی عمر اور تعلیمی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول کے بچوں کے لئے تین گروپوں میں پچاس دلچسپ اور بامقصد کتب کا ایک سیٹ تیار کیا ہے۔ ہر نقش اول میں مزید ترقی و بہتری کی گنجائش رہتی ہے۔ ہماری یہ کوشش کس حد تک کامیاب ہوئی ہے، اس کا فیصلہ تو قارئین ہی کر سکتے ہیں۔ ہمیں بچوں، والدین اور اساتذہ کی آراء کا انتظار رہے گا تاکہ ان کتب کو مزید بہتر اور مفید بنایا جا سکے۔

ڈائریکٹر جنرل
دعوۃ اکیڈمی، اسلام آباد

بچوں کا ادب

بچوں کے اخلاق و کردار کو سنوارنے، اچھا مسلمان اور سچا پاکستانی ہونے کے احساس کو بیدار کرنے کے لیے دعوۃ اکیڈمی، کی دلچسپ اور بامقصد کتب کا مطالعہ کیجیے۔

رسول پاک ﷺ	محمد ﷺ	روشن راستہ	آزادی کا دن	پہلا فضائی حملہ
تین دوست	خوشامد کا نتیجہ	پھول اور کانٹے	دلچسپ منصوبہ	کاہلوں کی شہزادی
گمنام محسن	علم کا اجالا	کالا پتھر	عقل مند کون؟	ہمارا پرچم
عظیم عطیہ	خزانہ	سبق	زندگی کے آداب	نیت کا پھل
قرآنی دنیا کی سیر	واپسی	پیارے رسول کی پیاری باتیں	دیس ہمارا پاکستان	پکنک کا انجام
ریچھ اور گلہری	وہ ایک تتلی تھی	انوکھا خزانہ	نافرمان بیٹا	جدا ہوئے تو مرے
نجاشی کا دربار	پھول ہی پھول	میں ایک چڑیا ہوں	غلطی کا نتیجہ	دو مائیں
جلال و جمال	چاندی کا جوتا	سات کہانیاں	خواب سے تعبیر تک	خوش نصیب
اے وطن	یقین کا معجزہ	موت کا دوست	اصلی تحفہ	امام بخاری کا کارنامہ
سائیکل	تاجل کی کہانی	بارہ موتی	بطخ کا بچہ	رحمدلی کا انعام